حضرت امام حسین رضی اللہ کے بارہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ اور خلفاء کرام کے ارشادات

اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

- ”**حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہّر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرّہ کینہ رکھنا اس سے، موجبِ سلبِ ایمان ہے** اور اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس شخص کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبتِ الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں، کون جانتا ہے ان کی قدر مگر وہی جو انہی میں سے ہے۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ **اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔** کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 545)

- ”حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحبِ کمال اور صاحبِ عفت اور عصمت اور ائمۃ الہدیٰ تھے اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کے رو سے آنحضرت ﷺ کے آل تھے۔“

(تریاق القلوب۔ صفحہ 365,364 حاشیہ)

- "امام حسین کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔"

(الفضل۔ 6 نومبر 1937ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک خط میں تحریر فرمایا:

- " جن لوگوں کی جان توڑ کوششوں سے دنیا میں اسلام پھیلا۔ اگر وہ منافق اور بے ایمان ہوتے۔ تو اسلام نابود ہو جاتا۔ خدا نے قرآن شریف میں ان کی تعریفیں کی ہیں اور میرے پر خدا نے یہی ظاہر کیا ہے۔ میرا اہل بیت رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص تعلق ہے۔۔۔۔ خدا کا کلام میرے پر نازل ہوتا ہے خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ **خلفاء ثلاثہ اور ان کی جماعت کے لوگ نیک اور ناصر دین تھے اور نیز علی رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ یہ سب نہایت درجہ مقدس تھے۔ جن کا بغض کسی لعنتی کا کام ہے۔** اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے و نزعنا ما فی۔۔۔۔ یعنی صحابہ اور اہل بیت میں جو کچھ باہم رنج واقعہ ہو گئے تھے قیامت کو ہم وہ رنجشیں ان کے سینوں میں سے دور کر دیں گے اور وہ باہم بھائی ہوں گے۔ جو ایک دوسرے کے مقابل پر تختوں پر آبیٹھیں گے۔ سچی بات یہی ہے۔ اگر کوئی مجھے سچا سمجھتا ہے۔ تو اسے قبول کرے گا۔"

(الفضل۔ 6 نومبر 1937ء)

- "ہم تو دونوں کے ثناخواں ہیں۔ اصلی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جدا جدا قویٰ معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت امام حسنؓ نے پسند نہ کیا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بڑھے اور خون ہوں۔ انہوں نے امن پسندی کو مد نظر رکھا اور حضرت امام حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے۔ دونو کی نیت نیک تھی۔ انما الاعمال بالنیات"

(الفضل۔6 نومبر 1937ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ

"ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعودؑ اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا "آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں"۔ پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ اپنی انگلیوں کے پوروں سے آنسو پونچھتے جاتے تھے.... آپ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا **"یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی ﷺ کے نواسے پر کروایا مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔"** اس وقت آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اپنے آقا ﷺ کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے آپؑ کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا۔

(سیرت طیبہ صفحہ 36،37 از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"رسول کریم ﷺ کو کفار نے اگر گالیاں دیں، آپؐ کی عزت و آبرو پر حملہ کیا، وطن سے نکالا اور قسم قسم کی نہ صرف ایذائیں دیں بلکہ ایذائیں ایجاد کیں تو کیا اس سے اشاعتِ اسلام میں کوئی روک واقع ہو گئی؟ اسی طرح حضرت امام حسینؓ کے مقابلہ میں یزیدی طاقتوں نے گو اتنی قوت پکڑی کہ انہوں نے آپ کو شہید کر دیا لیکن **یزید آج بھی یزید ہے اور امام حسینؓ آج بھی امام حسینؓ کہلاتے ہیں۔ ان کا نام لیتے وقت لوگ انہیں امام کہتے اور ان کی**

بادشاہت آج بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن یزید کی بادشاہت ایسی مٹی کہ آج کوئی اپنے بچوں کا نام یزید رکھنے کیلئے تیار نہیں۔ یزید کیسا اچھا نام ہے اس کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہی چلا جائے۔ ہمارے پنجاب میں لوگ اپنے بچوں کا نام اللہ ودھایا رکھتے ہیں جس کا عربی زبان میں اگر ہم ترجمہ کریں تو یزید ہی ہو گا مگر کوئی شخص اپنے بچہ کا یزید نام رکھنے کیلئے تیار نہیں ہو گا اللہ ودھایا نام رکھ لیں گے۔ تو یہ نام باوجود اس کے کہ اس کے معنے بہت اچھے تھے بالکل ذلیل ہو گیا اور آج اس نام سے کوئی شخص اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو موسوم کرنے کیلئے تیار نہیں۔ اگر کوئی یہ نام رکھتا بھی ہے تو اس کے ساتھ کوئی لفظ بڑھا دیتا ہے جیسے بایزید مگر صرف یزید کا لفظ مسلمانوں میں بالکل متروک ہے۔ اس کے مقابلہ میں گنا جائے تو کتنے ہیں جو حسین کہلاتے ہیں۔ اگر تعداد معلوم کی جائے تو حسین نام رکھنے والے لاکھوں نکل آئیں گے اور ہر زمانہ میں نکل آئیں گے پھر وہ سارے کے سارے سوائے خوارج کے نام لیں گے تو امام حسینؓ ہی کہیں گے اور حضرت کہہ کے ہی پکاریں گے۔ تو کسی مخالف کی مخالفت دنیا میں روحانیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ہاں مخالفت کرنے والا تھوڑی دیر کیلئے اپنے دل کو خوش ضرور کر لیتا ہے۔"

(خطبات محمود جلد17)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"آج کل محرم کے دن ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بڑی ضروری بات میں جماعت کو یاد کرانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کے ساتھ ہر عاشق کو ایک روحانی تعلق ہونا چاہیے۔ یہ جو اختلافی مسائل ہیں یہ بالکل اور بات ہے ۔ لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت سے عشق، یہ بالکل اور معاملہ ہے۔ یہ ایک لافانی مسئلہ ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جماعت احمدیہ اس طرف خاص توجہ کرے اور ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اہل بیت پر بکثرت درود بھیجے۔ کیونکہ **حضور اکرم ﷺ کی جسمانی اولاد آپ ﷺ کی روحانی اولاد بھی تھی، صرف جسمانی اولاد نہیں تھی۔ اس لئے نورٌ علی نور کا منظر نظر آتا ہے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور باقی بہت سے ائمہ جو آپؐ کی نسل سے بعد میں پیدا ہوئے بہت بڑے بزرگ تھے اور عظیم الشان روحانی مصالح کو سمجھنے والے، صاحب کشف والہام تھے۔۔۔۔**

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق اور آپؐ کے اہل بیت کے عشق میں ہم آگے ہیں، پیچھے نہیں ہیں۔ یہ بات جماعت کو نہیں بھلانی چاہیے۔ یہی بات حضرت مسیح موعودؑ نے ہر جگہ لکھی، فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمال محمد است   خاکم نثار کوچہ آل محمد است

کتنا عظیم الشان محبت کا اظہار ہے۔

جو صحیح معنوں میں آل محمدؐ ہیں، ان میں اہل بیت بھی ہیں اور غیر اہل بیت بھی ہیں۔ **اس بات کو بھی نہیں بھلانا چاہیے ایسے اہل بیت بھی ہیں جن کا خاندانی لحاظ سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا، کوئی رشتہ نہیں تھا لیکن روحانی اہل بیت تھے۔ ان کو چھوڑ کر اہل بیت سے محبت نہیں کرنی بلکہ ان کو شامل کر کے اہل بیت سے محبت کرنی ہے۔** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپؐ کی صلبی اولاد میں سے تو نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہیں۔ لیکن روحانی طور پر اہل بیت اور بہت اعلیٰ مقام کے اہل بیت۔ اسی طرح حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں ان کو حضور اکرمؐ نے مخاطب کر کے فرمایا۔ سلمان منا اھل البیت (کنز العمال جلد 6 صفحہ 176) کہ سلمان ہمارا ہے، اہل بیت میں سے ہے۔ حالانکہ ان کی نسل ہی مختلف تھی۔ وہ عجمی تھے اور رسول کریم ﷺ عربی تھے اور عمر کے لحاظ سے بھی غالباً وہ حضورؐ کی اولاد نہیں ہو سکتے۔۔۔۔۔

لیکن حضور اکرم ﷺ نے انہیں یہ خطاب خود عطا فرمایا ہے اور اگر آپؐ کسی کو ایک خطاب دے دیں تو دنیا میں کوئی اسے چھین ہی نہیں سکتا۔

۔۔۔۔۔اس نسبت کو بھی ملحوظ رکھ کر کثرت سے درود پڑھنے چاہئیں اور حضرت اقدس رسول اکرم ﷺ کے دیگر صحابہ کو بھی اس درود میں شامل کرنا چاہیے بطور روحانی اہل بیت کے۔"

(الفضل۔25 مئی 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"حضرت امام حسینؓ نے جو حق کے اظہار کے نمونے ہمارے سامنے قائم فرمائے ہیں اِسے ہمیں ہر وقت پکڑے رہنا چاہئے، اور اگر ہم اِس پر قائم رہے تو ہم اِس فتح اور کامیابی کا حصہ بنیں گے جو حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو)

کے ساتھ مقدر ہے، اِنشاء اللہ۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے درود شریف جو ہے، بہت اہم چیز ہے...اِس مہینے میں خاص طور پر اِس طرف توجہ رکھنی چاہئے...**اِس مہینے میں درُود بہت پڑھیں، یہ سب سے بہترین اِظہار ہے جذبات کا، جو کربلا کے واقعہ پر ہو سکتا ہے، جو ظلموں کو ختم کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی مدد چاہنے کے لئے ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا گیا یہ درُود آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد کی تسکین کا باعث بھی بنتا ہے**... اللہ تعالیٰ ہمیں اِن دنوں میں خاص طور پر...زیادہ سے زیادہ درُود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2010ء)"